آئی فون کا نیا ماڈل اور انسان کا نیا ماڈل

محمد امداد حسین پیرزادہ

بانی و پرنسپل جامعہ الکرم

2007ء میں جب آئی فون پہلی بار مارکیٹ میں آیا تو ٹیلی فون کی دنیا میں یہ ایک خوشگوار ترقی تھی۔ اب تک اس کے دس ماڈل آ چکے ہیں اور ہر نیا ماڈل پہلے سے بہتر، زیادہ خوبصورت اور زیادہ معلوماتی ہے۔ موجودہ ماڈل غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے، اس نے انسان کو بے شمار چیزوں سے بے نیاز کر دیا ہے۔ کمپیوٹر کی ترقی نے ہمیں گھر یا دفتر کی میز پر ساری دنیا دکھائی تھی مگر آئی فون نے ساری دنیا کو سمیٹ کر ہماری جیب میں رکھ دیا، ہم جب چاہیں جہاں چاہیں انگلی کے اشارے سے ساری دنیا دیکھ سکتے ہیں۔ اس حیران کن ترقی کے پیچھے وہ عقل و خرد کارفرما ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے پہلے ماڈل کو عطا فرمائی ہے، تو اندازہ کریں جب اللہ تعالیٰ آخرت میں جنت کے لئے انسان کا نیا ماڈل تخلیق فرمائے گا تو اس کی شان کیا ہوگی۔

انسان کا پہلا ماڈل

جب اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسان اول کو تخلیق فرمایا تو اس کو باقی مخلوق پر برتری عطا فرمائی، اس کو دنیا میں اپنا خلیفہ بنایا اور اتنا علم عطا فرمایا کہ فرشتوں نے انسان اول کو سجدہ کیا، اس لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔ ابتدا میں انسان کے پہلے ماڈل کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں پھر آخر میں انسان کے نئے ماڈل کا ذکر کروں گا۔

انسان کی شکل وصورت

کائنات کی ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے لیکن اس نے حضرت انسان کو جس طرح کی شکل وصورت اور قد و قامت عطا فرمائی ہے وہ کسی دوسری مخلوق کو حاصل نہیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿بے شک ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا فرمایا۔﴾ (قرآن: ۹۵:۴)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ (بخاری: ۶۲۲۷: کتاب الاستئذان: باب ۱) اللہ تعالیٰ تو زمین و آسمان کا نور ہے اور اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے پھر انسان کو اپنی صورت پر بنانے اور اس میں اپنی روح

پھونکنے سے مراد انسان کی تکریم اور عزت افزائی ہے۔اس حدیث میں صورت بہ معنیٰ صفت بھی ہوسکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بعض صفات کا مظہر بنایا ہے جیسے ارادہ کرنا، کلام کرنا، سننا، دیکھنا وغیرہ۔

☆ خلیفہ منصور کے دور میں عیسیٰ نامی ایک آدمی اپنی بیوی سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ایک رات اس نے اپنی بیوی سے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر تو چاند سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے تو تجھے تین بار طلاق ہے۔ یہ سن کر اس کی بیوی وہاں سے اٹھ کر علیحدہ ہوگئی اور کہا: تم نے مجھے طلاق دے دی ہے (کیونکہ میں چاند سے زیادہ خوبصورت نہیں ہوسکتی)۔عیسیٰ نے وہ رات بڑے غم واندوہ میں گزاری اور صبح ہوتے ہی خلیفہ منصور کے دربار میں یہ مسئلہ پیش کیا تو ایک حنفی عالم نے سورہ ''والتین'' کی تلاوت شروع کردی یعنی بے شک ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا فرمایا ہے۔ (قرآن: ۹۵:۴) اور کہا: اے امیر المؤمنین! انسان سب چیزوں سے (حتیٰ کہ چاند سے بھی) زیادہ خوبصورت ہے، لہٰذا اس عورت کو طلاق نہیں ہوئی اور وہ بدستور عیسیٰ کی بیوی ہے۔(تفسیر قرطبی: سورہ والتین: زیر آیت نمبر۴)

☆ انسانی شکل وصورت کی ایک عظمت یہ بھی ہے کہ سارے جاندار کھانے اور پینے کے لئے اپنا سر خوراک کے سامنے جھکاتے ہیں لیکن حضرت انسان کے ہاتھ خوراک کو اٹھا کر اس کے منہ تک پہنچاتے ہیں تاکہ انسان کا سر خوراک کے سامنے نہ جھکے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے جو اس کا اصل خالق اور حقیقی معبود ہے۔

نہ تو زمین کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

انسان کی عقل وخرد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی عقل وخرد عطا فرمائی ہے جس کی وجہ سے وہ خشکی، سمندر اور زمین وآسمان کے درمیان بہت سی چیزوں پر حکومت کر رہا ہے، حتیٰ کہ ہاتھی اور اونٹ جیسے بڑے بڑے چوپائے اور شیر اور چیتے جیسے خونخوار درندے بھی انسان کے سامنے سرنگوں ہیں۔ یہ انسانی عقل ہی کا کمال ہے کہ آج ساری دنیا ایک گلوبل ولیج کی صورت اختیار کر چکی ہے اور ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا انسان صرف انگلی کے اشارہ سے آپ کے سامنے آپ سے ہم کلام ہو جاتا ہے اور ابھی مزید تسخیر کائنات کا یہ سلسلہ رواں دواں ہے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے وہی لوگ تمام مخلوق میں بہترین ہیں۔﴾ (قرآن: ۹۸: ۷) علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں: اس آیت سے علمائے اہل سنت نے یہ استدلال کیا ہے کہ مومنین صالحین ملائکہ سے افضل ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے، وہ تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور تمام مخلوق میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لہٰذا مومنین صالحین ملائکہ سے افضل ہیں، تاہم اس میں تفصیل یہ ہے کہ رسل بشر، رسل ملائکہ سے افضل ہیں اور رسل ملائکہ، عام مومنین صالحین سے افضل ہیں اور عام مومنین صالحین عام ملائکہ سے افضل ہیں۔(تفسیر تبیان القرآن: سورہ بینہ (۹۸): زیر آیت نمبر۷)

نیز فرشتے نافرمانی کا اختیار ہی نہیں رکھتے اس لئے اطاعت کرنا ان کی فطرت ہے جبکہ انسان نافرمانی کا اختیار بھی رکھتا ہے اور شیطانی وساوس اسے نافرمانی کی ترغیب بھی دیتے ہیں اس کے باوجود انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا راستہ اختیار کرتا ہے، خون پسینہ کی کمائی سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے

اور مشکلات اور مصائب پر صبر کرتا ہے۔ یہ ساری مشقتیں ایسی ہیں جو انسان ہی کو لاحق ہوتی ہیں اور اسی لئے وہ بہترینِ خلائق حتیٰ کہ فرشتوں سے بہتر ہونے کا حق رکھتا ہے۔

اہل علم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں صرف عقل رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ صرف فرماں برداری ہی کرتے ہیں اور حیوانوں میں صرف شہوت رکھی ہے اس لئے وہ عیاشی کرتے ہیں لیکن انسان میں عقل اور شہوت دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ لہٰذا اگر اس کی عقل شہوت پر غالب آ جائے۔ تو وہ فرشتوں سے بہتر ہو جاتا ہے اور اگر اس کی شہوت عقل پر غالب آ جائے تو وہ حیوانوں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اس بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

انسان کا نیا ماڈل

اللہ تعالیٰ آخرت میں جنت کے لئے انسان کا جو نیا ماڈل تخلیق فرمائے گا اس کا قد 60 ہاتھ (90 فٹ) ہوگا۔ اس نئے ماڈل کی حقیقی تفصیل تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے مگر قرآن وحدیث کے حوالے سے جو چند چیزیں ہمیں بتائی گئی ہیں وہ اپنے تمام وکمال اور حسن و جمال میں بے مثال اور لاجواب ہیں۔ اس دنیا میں بجلی چلی جائے، ایندھن ختم ہو جائے یا کسی بھی ماڈل کی مرکزی مشین فیل ہو جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ ماڈل بے کار ہو جاتا ہے بلکہ اس میں کام کرنے والے انسان کی زندگی بھی خطرہ میں پڑ جاتی ہے مگر جنت میں انسان کا نیا ماڈل کسی بجلی یا مشین کا محتاج نہیں ہوگا، بس بندہ ارادہ کرے گا اور مطلوبہ چیز سامنے حاضر ہوگی۔

جنت میں انسان کی زندگی اور شکل وصورت

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک منادی کرنے والا ندا کرے گا (اے اہل جنت! اب) تم ہمیشہ تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے، اور تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، اور تم ہمیشہ جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے تم کبھی محتاج اور مفلس نہیں ہو گے۔ (مسلم: ۷۱۵۷: کتاب الجنۃ: باب ۸)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنتی جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے چہروں اور جسموں پر بال نہیں ہوں گے، ان کے رنگ سفید، بال گھنگھریالے اور ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی، ان کی عمریں ۳۳ سال ہوں گی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے قد پر ساٹھ ہاتھ لمبے اور سات ہاتھ چوڑے ہوں گے۔ (مسند احمد: جلد ۲: ص ۲۹۵)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے قد پر ساٹھ ہاتھ لمبے ہوں گے، حسن یوسف علیہ السلام کا عکس جمیل اور عمر عیسیٰ علیہ السلام پر ۳۳ سال کے (جوان) ہوں گے، حضرت محمد ﷺ کی زبان (عربی) پر ہوں گے، ان کے چہروں اور جسموں پر بال نہیں ہوں گے اور ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔ (تفسیر ابن کثیر: سورہ واقعہ: تفسیر آیت نمبر ۳۷)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنتی لوگ جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے اور اس میں تھوکیں گے نہ پیشاب کریں

گے، رفع حاجت کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے، صحابہ کرام نے عرض کیا: پھر ان کا کھانا کہاں جائے گا؟ آپ نے فرمایا: وہ ڈکار اور پسینہ کے ذریعہ خارج ہو جائے گا مگر (ان کے منہ سے خارج ہونے والی ہوا اور) ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ (مسلم: ۷۱۵۲: کتاب الجنۃ: باب ۷)

☆ جنت میں سب انسانوں کی فطرت اور سیرت اتنی پاکیزہ ہوگی کہ ان کے دلوں میں کسی نافرمانی، بدکلامی، عداوت، نفرت اور حسد کا خیال بھی نہیں آئے گا، سارے جنتی آپس میں ایک دل کی طرح محبت اور اخلاص کے پیکر ہوں گے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کے دلوں میں بغض ہوگا بلکہ ان سب کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے اور وہ صبح وشام اللہ کی تسبیح کریں گے۔ (بخاری: ۳۲۴۵: کتاب بدء الخلق: باب ۸) اور جنت میں داخل ہونے سے پہلے انہیں یہ خوش خبری سنائی جائے گی: ﴿تم ان جنتوں میں سلامتی کے ساتھ بے خوف ہو کر داخل ہو جاؤ، ان کے سینوں میں جو کینہ تھا ہم اس کو نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بن کر تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے، انہیں وہاں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالیں جائیں گے۔﴾ (قرآن: ۱۵: ۴۶۔۴۸)

جنت میں ہر انسان پڑھا لکھا ہوگا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اپنا اعمال نامہ پڑھ لے، آج کے دن اپنا حساب کرنے کے لئے تو خود ہی کافی ہے۔﴾ (قرآن: ۱۷: ۱۴) فرشتے انسان کی ہر نیکی اور ہر برائی کو اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیتے ہیں اور جب وہ قیامت کے دن اٹھے گا تو اس کا اعمال نامہ اس کے سامنے کھول کر رکھ دیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اب تو خود ہی اس کو پڑھ لے تجھے خود پتہ چل جائے گا کہ تو کس سزا کا یا کس اجر کا مستحق ہے لہٰذا آج ایسے اعمال کرو جن کو دیکھ کر کل شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

قیامت کے دن کوئی شخص (عورت یا مرد) نابینا یا اَن پڑھ نہیں ہوگا، اس دن ہر شخص عربی زبان جانتا ہوگا اور وہ اپنا اعمال نامہ خود پڑھے گا۔ جیسا کہ امام ابن جریر طبری نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: اس دن وہ شخص بھی پڑھ لے گا جو دنیا میں اَن پڑھ تھا۔ (تفسیر ابن جریر طبری، تفسیر ابن ابی حاتم اور تفسیر زاد المسیر: سورہ بنی اسرائیل: زیر آیت نمبر ۱۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی کے سامنے جب اس کا اعمال نامہ لایا جائے گا تو وہ پڑھ کر کہے گا کہ میں نے فلاں فلاں نیکیاں کی تھیں اس اعمال نامہ میں وہ درج نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آئے گا کہ ہم نے ان نیکیوں کو اس لئے مٹا دیا کیونکہ تم لوگوں کی غیبت کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری: سورہ بنی اسرائیل: زیر آیت نمبر ۱۴)

مفتی احمد یار خان صاحب لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں کوئی شخص بے پڑھا نہ ہوگا۔ سب پڑھ سکیں گے اور سب عربی سے واقف ہوں گے کیونکہ اعمال نامہ کی تحریر عربی میں ہوگی، بلکہ مرتے ہی سب کی زبان عربی ہو جاتی ہے کہ قبر میں سوالات عربی میں ہوتے ہیں اور سارے لوگ عربی میں جواب دیتے ہیں۔ (تفسیر نور العرفان: سورہ کہف: زیر آیت نمبر ۴۹) جنت کی زبان بھی عربی ہوگی جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا: تین وجوہ سے اہل عرب سے محبت کرو کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن کی زبان عربی ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہوگی۔ (مستدرک: جلد ۴: ص ۹۸)

جنت میں انسان جو ارادہ کرے گا فوراً پورا ہوگا

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اور تمہارے لئے جنت میں ہر وہ چیز ہے جو تمہارا جی چاہے اور اس میں تمہارے لئے ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے۔﴾ (قرآن: ۴۱: ۳۱)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مؤمن جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس کی خواہش کے مطابق لمحہ بھر میں بچہ پیدا ہو جائے گا۔ اس کا حمل، پیدائش اور عمر سب کچھ ایک لمحہ میں ہی ہو جائے گا۔ (ترمذی: ۲۵۶۳: ابواب الجنۃ: باب ۲۳)

☆ امام بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت کے اندر پرندوں کو دیکھ کر (ان کا گوشت کھانے کی) جونہی خواہش کرو گے فوراً تمہارے سامنے بھنے ہوئے پرندے پڑے ہوں گے۔ (تفسیر مظہری: سورۂ حٰم السجدۃ (۴۱): زیر آیت نمبر ۳۲)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں اولیاء اللہ اگر کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے یا لیٹے ہوئے کسی پھل کی خواہش کریں گے تو وہ درخت جھک کر اپنا پھل ان کے قریب کر دے گا اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے توڑ لیں گے۔ (تفسیر قرطبی: سورۃ الرحمٰن (۵۵): زیر آیت نمبر ۵۴)

جنت میں انسان کی بصارت وسماعت

جنت کے بالا خانوں سے جنتی دوزخ کی طرف توجہ کریں گے اور مجرموں سے پوچھیں گے: کن جرائم کی پاداش میں تمہیں جہنم میں ڈالا گیا؟ ﴿وہ کہیں گے: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور ہم لغو کام کرنے والوں کے ساتھ لغو کام کرتے تھے۔ اور ہم روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔﴾ (قرآن: ۷۴: ۴۳۔۴۶) اندازہ فرمائیں! ہمارے سامنے چند گز کے فاصلہ پر اگر پچاس آدمی آگ کے گڑھے میں جل رہے ہوں تو ان کے کپڑے اور بال جل جاتے ہیں اور ان کے بدن آگ سے اس طرح جھلس جاتے ہیں کہ ان کی پہچان نہیں ہو سکتی مگر اہل جنت کی بصارت اور سماعت اتنی بڑھ جائے گی کہ وہ ہزاروں میلوں کی مسافت سے ان کو پہچان بھی لیں گے اور ان سے گفتگو بھی کر سکیں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سے جو شخص ادنیٰ درجہ کا ہوگا وہ دیکھے گا کہ اس کا ملک دو ہزار سال کی مسافت تک پھیلا ہوا ہے اور وہ اپنے ملک کے دور والے حصے کو اس طرح دیکھ سکے گا جس طرح وہ قریب والے حصے کو دیکھتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: سورہ دہر (۷۶): زیر آیت نمبر ۲۰) اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: جب جنت میں ادنیٰ درجے والے جنتی پر اللہ تعالیٰ کی عطا کا یہ عالم ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ جنت کے اعلیٰ درجے والے جنتی کی سلطنت کتنی بڑی ہوگی؟ (تفسیر ابن کثیر: سورہ دہر (۷۶): زیر آیت نمبر ۲۰)

جنتی انسان کی بصارت وسماعت میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکے گا اور اس کے ارشادات سے فیضیاب ہو سکے گا۔ جیسا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہاں کوئی مزید چیز بھی چاہتے ہو؟ اہل جنت کہیں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں دی؟ پھر اللہ تعالیٰ حجاب کھول دے گا اور اہل جنت کو ایسی کوئی چیز عطا نہیں کی گئی ہوگی جو ان کو اپنے رب تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو۔ (مسلم: ۴۴۹: کتاب الایمان: باب ۸۰) نیز اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم پر اپنی رضا حلال کرتا ہوں، میں اس کے بعد تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ (بخاری: ۶۵۴۹: کتاب الرقاق: باب ۵۱)

جنت میں مردوں کو کیا ملے گا؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اور (پیارے رسول ﷺ) خوش خبری دیجئے ان کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ بے شک ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب بھی انہیں ان باغات سے کوئی پھل کھانے کے لئے دیا جائے گا تو وہ کہیں گے: یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا

تھا اور انہیں صورت میں ملتا جلتا پھل دیا گیا اور ان کے لئے ان باغات میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان باغات میں ہمیشہ رہیں گے۔﴾ (قرآن: ۲:۲۵)

جنت میں عورتوں کو کیا ملے گا؟

عورتوں کی خواہشات میں درج ذیل چار چیزیں سرفہرست ہیں اور جنت میں یہ چاروں چیزیں عورتوں کو اتنی اعلیٰ خاصیت کی ملیں گی جس خاصیت کا آج وہ تصور بھی نہیں کرسکتیں۔

نمبر۱۔ شوہر(Husband): عورت ایسی صنف نازک ہے کہ وہ اپنی زندگی تنہا نہیں گزار سکتی، بچپن میں اسے باپ اور جوانی میں اسے شوہر کے سہارے کی ضرورت ہے ورنہ اس کی زندگی گوناگوں مشکلات اور خطرات کا شکار ہوسکتی ہے۔ اس لئے یہ صنف نازک جب جوان ہوتی ہے تو اس کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اسے کوئی محبت کرنے والا خوبصورت شوہر مل جائے جس کے ساتھ وہ ساری زندگی خوشی اور سکون سے گزار سکے۔ جنت میں ہر عورت کا شوہر ایسا حسین ہوگا جس کو دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہوجائے گا کیونکہ وہ شوہر اس کے خوابوں کی تعبیر اور اس کے دل کی خواہش کا مظہر اتم ہوگا۔ جیسا کہ ابن زید بیان کرتے ہیں: جنت میں عورت اپنے شوہر سے کہے گی: مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم ہے! مجھے جنت میں کوئی چیز آپ سے زیادہ خوبصورت نظر نہیں آتی۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے آپ کو میرا شوہر بنایا اور مجھے آپ کی بیوی بنایا۔ (تفسیر بغوی، سراج منیر (مکتبہ شاملہ)، تفسیر طبری وغیرہا: سورہ رحمٰن: تفسیر آیت نمبر ۵۶)

نمبر۲۔ زیورات(Jewellery): عورتوں کی دوسری بڑی خواہش سونا، چاندی، موتی، ہیرے، جواہرات اور زیورات ہیں، وہ سونے اور موتیوں کو اپنے گلے کا ہار، ماتھے کا جھومر اور سر کا تاج بنانے پر فخر کرتی ہیں لیکن جنت میں جب وہ سونے چاندی کے فرش اور دیواریں، موتیوں کے برتن اور کنگھیاں، موتیوں کی طرح خوبصورت لڑکے خدام اور رنگارنگ سونے اور موتیوں کے زیورات دیکھیں گی تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوگی۔ اس سلسلہ میں درج ذیل دو احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت کی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی ہے، اس کا سیمنٹ بہت عمدہ مشک ہے، اس کی بجری موتی اور یاقوت ہے اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ (ترمذی: ۲۵۲۶: ابواب الجنۃ: باب ۱) نیز جنت میں اللہ تعالیٰ عورتوں کے چہروں پر نور پیدا کردے گا، ان کا جسم ریشم کی طرح ہوگا، ان کا رنگ گورا اور زیور سنہرا ہوگا، ان کے اگردان موتیوں کے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ (معجم کبیر: جلد ۲۳: ص ۳۶۸)

نمبر۳۔ غازہ(Cosmetic): عورتوں کی تیسری بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ خوبصورت نظر آئیں، اس لئے وہ اکثر ایک بیگ اپنے ساتھ رکھتی ہیں جس میں عام طور پر زیب و زینت (Make up) کی چیزیں ہوتی ہیں۔ نیز عورتیں اپنے چہرہ کی خامیوں کو دور کرنے اور اس کو مزید خوبصورت بنانے کے لئے قیمتی غازہ اور بہترین بیوٹی شاپ تلاش کرتی ہیں۔ یہ غازہ وقتی طور پر چہرہ کے ظاہر کو خوبصورت اور دلکش بناتا ہے اور کچھ دیر کے بعد غازہ کا اثر ختم ہوجاتا ہے اور پھر وہی اصلی چہرہ ظاہر ہوجاتا ہے مگر جنت میں عورتوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح جو حقیقی اور اصلی حسن و جمال عطا کیا جائے گا وہ اتنا خوبصورت ہوگا کہ اس پر کسی غازہ کی گنجائش نہیں ہوگی اور پھر ہر جمعہ کے دن ان کے حسن و جمال میں مزید اضافہ بھی ہوتا رہے گا۔

نمبر۴۔ خوشبو(Perfume): عورتوں کی چوتھی بڑی خواہش خوشبو ہے۔ وہ اکثر اپنے جسم پر خوشبو لگاتی ہیں تاکہ ان کے پاس سے خوشبو آئے مگر جنت میں عورتوں کو خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ کھانے کی وجہ سے ان کے ریشم جیسے بدن سے پسینہ نکلے گا اور وہ مشک کی طرح بہترین خوشبودار ہوگا۔ (مسلم: ۷۱۵۲)

الغرض جنت میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے واسطہ نہیں پڑے گا جو اُن کو ناپسند ہو، بلکہ وہاں کی ہر چیز عورتوں کی خواہش کے مطابق ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اور جنت میں تمہارے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو تمہارا جی چاہے گا اور جو تم مانگو گے﴾ (قرآن: ۴۱:۳۱)

جنت میں حوروں کا مسئلہ

عربی زبان کے مطابق حور کا ایک معنی ہے۔ ''جنتی دوشیزائیں'' اور دوسرے مفہوم کے مطابق مرد اور عورتیں دونوں مراد ہو سکتے ہیں یعنی خوبصورت آنکھوں والے مرد اور عورتیں۔ حوروں کے متعلق تین آراء بیان کی جاتی ہیں۔

رائے نمبر۱۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں حور سے مراد جنتی دوشیزائیں نہیں بلکہ میاں بیوی دونوں کو حور کہا گیا اور جن احادیث میں جنتی دوشیزاؤں کا ذکر کیا گیا ہے وہ احادیث ضعیف اور قابل توجیہ ہیں۔

رائے نمبر۲۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں دنیاوی عورتوں کے نئے ماڈل کو حور کہا گیا ہے۔

رائے نمبر۳۔ جمہور علماء کی رائے یہ ہے اور یہی رائے کسی تأویل کے بغیر زیادہ معتبر ہے کہ قرآن وحدیث میں مردوں کو جن حوروں کی خصوصی خوش خبری سنائی گئی ہے وہ حقیقت میں جنتی دوشیزائیں ہیں اور ان کا جنتی مردوں سے نکاح کیا جائے گا مگر اس پر بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ عورتوں کے لئے جنت میں کسی خصوصی خوش خبری کا اعلان کیوں نہیں ہوا۔ اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عورتوں کو نظر انداز کیا گیا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورتوں کی خصوصی نعمت کوئی بہت ہی عظیم چیز ہو اور اس کو کسی حکمت کے باعث پوشیدہ رکھا گیا ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿پس کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے یہ ان کے (نیک) اعمال کا صلہ ہے۔﴾ (قرآن: ۳۲:۱۷) اس آیت کی تفسیر میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ ان نعمتوں کو چھوڑو جن پر تم کو (قرآن وحدیث میں) مطلع کر دیا گیا ہے کیونکہ میری نعمتوں کے مخفی ذخائر کہیں زیادہ ہیں۔ (بخاری: ۴۷۸۰: کتاب التفسیر: باب ۳۲) اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مہربان اور سب سے زیادہ عدل وانصاف کرنے والا ہے، وہ عورت اور مرد کی فطرت اور نفسیات کو خوب جانتا ہے۔ اگر اس نے مردوں سے حوروں کا وعدہ کیا ہے تو وہ یقیناً عورتوں کو بھی ان کی فطری خواہش کے مطابق کوئی ایسی خصوصی نعمت عطا فرمائے گا جو انہیں خوش کرے گی اور عین ممکن ہے کہ عورتوں کے لئے ان مخفی ذخائر میں کوئی ایسی چیز تیار کی گئی ہو جو آج کسی بشر کے خواب وخیال میں بھی نہ ہو۔

جنت میں حور وغلمان

جنت میں یاقوت اور مرجان کی طرح خوبصورت حوریں اور موتیوں کی طرح خوبصورت غلمان بھی ہوں گے جو میاں بیوی کے لئے ایک ثانوی اور اضافی سکون کا باعث ہوں گے مگر یہ دونوں انسانی جنس سے نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت کی خوشبو سے پیدا فرمائے گا اور جنتی میاں بیوی کی خدمت میں سرگرم رہیں گے۔ حوریں جوان ہوں گی اور ان کا مرد سے نکاح کر دیا جائے گا تاکہ مرد کا غیر محرم عورت کے ساتھ اختلاط نہ ہو اور غلمان نوعمر لڑکے ہوں گے تاکہ عورت کا غیر محرم بالغ مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل جنت میں سے ہر شخص کی خدمت میں ایک ہزار غلام ہوں گے اور ہر غلام اپنے مالک کے حکم پر عمل کرنے کے لئے کمربستہ ہوگا۔ (تفسیر معالم التنزیل: سورہ طور (۵۲): زیر آیت نمبر ۲۴)

جنت میں ہر جمعہ کو خواتین و حضرات کے حسن کا نیا ماڈل

بعض لوگ ایک سوال یہ بھی کرتے ہیں کہ جنت میں عورتیں حوروں سے حسد کریں گی۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث پاک اور اس پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک (Sacred beauty parlour) بازار ہے جس میں جنتی مرد حضرات ہر جمعہ کو آیا کریں گے، وہاں شمال کی ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں پر (ایسا نور) بکھیرے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا۔ (پھر وہ اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ کر جائیں گے) تو اہل خانہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے (پاس سے جانے کے) بعد تمہارا حسن و جمال بہت زیادہ ہوگیا ہے، اور وہ مرد حضرات کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے (بازار جانے کے) بعد تمہارا حسن و جمال بھی بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ (مسلم: ۷۱۴۶: کتاب الجنۃ: باب ۵) آئی فون کا نیا ماڈل تو کئی ماہ کے بعد آتا ہے اور ہر آدمی کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ نیا ماڈل خریدے مگر جنت میں میاں بیوی کے حسن و جمال کا نیا ماڈل ہر جمعہ کو آئے گا اور ہمیشہ آتا رہے گا تاکہ میاں بیوی ہر ہفتے نئی محبت اور تازہ رغبت کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب ہوں۔ نیز جو میاں بیوی ہر ہفتے اپنے نئے حسن و جمال کے ساتھ نیا ہنی مون (Honeymoon) منائیں گے ان کے دل میں کسی حسد کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس کے لئے ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں: مصر کی عورتوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے حسن میں ایسی مگن ہوئیں کہ انہوں نے پھلوں کے بجائے اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں اور ان کو درد کا بالکل احساس تک نہ ہوا۔ لہٰذا جس مرد کے ساتھ حسن یوسف والی عورت ہوگی وہ اس کو چھوڑ کر کسی غیر جنس حور کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا۔ ویسے بھی عورت اشرف المخلوقات ہے اور حور سے افضل ہے، اس لئے جنت کے محلات میں عورت ملکہ (Queen) ہوگی اور حور اس کے زیر سایہ دوشیزہ (Maiden) ہوگی لہٰذا حور کے متعلق عورت کے دل میں کسی حسد اور ناراضی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بہرحال اس سلسلہ میں اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان کر دیا ہے: ﴿اہل جنت کے سینوں میں (ایک دوسرے کے متعلق) جو کینہ ہے وہ ہم نکال دیں گے۔﴾ (قرآن: ۷: ۴۳)

عورت حوروں سے افضل ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ... دنیا کی عورتیں حوروں سے اس قدر افضل ہوں گی جس طرح ظاہر، باطن سے (اور اَبری، اَستر سے) افضل ہوتا ہے اور اس فضلیت کا سبب ان کے روزے اور نمازیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کے چہروں پر نور پیدا کر دے گا ... وہ ہمیشہ خوش رہیں گی اور کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ (معجم کبیر: جلد ۲۳: ص ۳۶۸) جب اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر دیا ہے کہ جنت میں کوئی عورت کبھی ناراض نہیں ہوگی بلکہ ہمیشہ خوش رہے گی تو ہر مسلمان کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ غلط نہیں ہوسکتا اور جس کو اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر شک ہے اس کو جہنم کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ نیز جنت میں سب سے بڑی خوشی کسی حور، محل، فروٹ، شوہر یا بیوی میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں ہوگی اور یہی جنت میں سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ مگر اس نعمت عظمیٰ تک رسائی کے لئے جنت کی ٹکٹ ضروری ہے اور جنت میں جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض اور نبی کریم ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں پر عمل کرنا ضروری ہے، لہٰذا آج اشد ضرورت ہے کہ ہم نیک اعمال کر کے دنیا میں اسلام کا نام روشن کریں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے جنت کی سعادت حاصل کریں کیونکہ جو عورتیں اور مرد جنت میں پہنچ جائیں گے انہیں کوئی شکوہ اور حسد نہیں ہوگا بلکہ وہ کہیں گے: ﴿اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں اس جنت میں پہنچایا، اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم یہاں نہیں پہنچ سکتے تھے۔﴾ (قرآن: ۷: ۴۳)